REGD. NO. L.5256

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

ربوہ ۱۲ مارچ بوقت ۱۰ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بہتر ہے۔ رات کو نیند اچھی آگئی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ — احباب رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص توجہ کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

امریکہ پاکستان کی اقتصادی امداد میں اضافہ کردے گا

دو ماہ تک نہری تنازعہ طے ہوجائے گا۔ وزیر خزانہ کا بیان

کراچی ۱۲ مارچ۔ مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ نے امریکہ اور یورپ کے دورے سے واپس آکر کراچی میں بتایا کہ پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے بارے میں مغربی ملکوں کا ردعمل اچھا ہے۔ اس کا عملی ثبوت اس وقت مل جائے گا۔ جب دوسرے منصوبہ پر کام شروع کردیا جائے گا۔ مسٹر شعیب نے کہا ترقیات کے مشاورتی گروپ نے ۹ مارچ سے امریکہ میں کام شروع کردیا ہے۔ تاکہ کم ترقی یافتہ ملکوں کی امداد کے وسائل معلوم کرسکے۔ اب مغربی جمہوری ممالک کو اچھی طرح احساس ہوتا جارہا ہے کہ ان کی طرف سے کم ترقی یافتہ ملکوں کو زیادہ سے زیادہ امداد ملنی چاہئیے۔ توقع ہے کہ ہمیں امریکہ اور دوسرے مغربی ملکوں سے زیادہ امداد ملے گی

حکومت امریکہ پاکستان کی صورت حال پر منی میں غور کرنے والی ہے۔ جس کے بعد وہ امداد کے بارے میں کوئی فیصلہ کرے گی۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ امریکہ کی طرف سے ملنے والی فوجی امداد میں کمی کردی جائے۔ البتہ مجھے یہ توقع ہے کہ امریکہ کی اقتصادی امداد بڑھادی جائے گی۔

آپ نے کہا کہ دریائے سندھ کے طاس سے متعلق سمجھوتے کا مسودہ دو ماہ تک تیار ہو جائے گا

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ

کی صحت

ربوہ ۱۲ مارچ۔ کل سوا نو بجے شب بذریعہ فون لاہور سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت ابھی ویسی ہی ہے کوئی خاص فرق نہیں۔ طبیعت ایک جگہ ٹھہری ہوئی ہے۔ دو تین دن سے غنودگی زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ رمضان کے موجودہ بابرکت ایام میں التزاماً دعا کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب ممدوح کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین

درخواست دعا

محترمہ بھابی زینب صاحبہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ اور حضرت پیر منظور محمد صاحب کی بہو ہیں عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب حالت زیادہ تشویشناک ہے اور آپ بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

احباب جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

اشاعتِ دین کے متعلق اپنی مساعی کو تیز تر کرنیکی ضرورت

— از محترم جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ —

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اور اس سے قبل انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضور نے احباب جماعت سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا کے کونے کونے میں گاڑنے کے لئے احمدیت کو جلد دنیا میں پھیلانے کی سعی کریں گے۔ بیعت کی موجودہ رفتار اس امر کی متقاضی ہے۔ کہ احباب جماعت اپنی مساعی کو تیز تر کردیں۔ جماعت کی موجودہ تعداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے بہت زیادہ ہے مگر بیعت کی رفتار نسبتاً کم ہے۔

دنیا کے دھندے تو جاری رہیں گے مگر اصل زاد راہ جو اخروی سرخروئی کا باعث ہوسکتا ہے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ عہد ہے جو بیعت کے وقت ہم نے کیا تھا۔ پس میں احباب جماعت اور عہدیداروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہ اس عہد کو پورا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی جدوجہد کریں تو خدا تعالیٰ دنیا کو ان کے قدموں میں لا ڈالیگا پس آپ دوسروں کو بھی اس نعمت میں شامل کریں۔ جس سے آپ کو حصہ ملا ہے۔ تا وہ بھی خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں آپ کے ساتھ شامل ہوکر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنیں ؛

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۰ء

عالمگیر حکومت

پروفیسر آرنلڈ ٹائن بی جو برطانیہ کے مشہور فلسفی تاریخدان ہیں آج کل مجلس اقوام متحدہ کے زیر انتظام پشاور یونیورسٹی میں تاریخ پر لیکچر دے رہے ہیں آپ نے ۷ مارچ ۱۹۶۰ء کو پشاور یونیورسٹی ہال میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آج جو ہلاکت کے سامان انسان کے ہاتھ آ چکے ہیں ان کے پیشِ نظر ایک عالمی حکومت کی تشکیل فوری اہمیت کا معاملہ بن گیا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم نے جوہری قوت کا استعمال معلوم کر لیا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہم نے اپنے آپ کو بم بردار راکٹوں کے ذریعہ اعظموں کے درمیان تباہی مچانے والے سامانوں سے لیس کر لیا ہے اس لئے نوعِ انسانی آج ایسے کلی صفایا کے خطرہ میں ہے جس میں وہ پتھر کے عہد کے آغاز سے پہلے کبھی نہیں آئی۔ آپ نے کہا مواصلات کے ذرائع میں توسیع کی وجہ سے خاص کر اسلامی ممالک میں بین الاقوامی نسلی اختلاط رونما ہو چکا ہے۔ آج دنیا کی تمام اقوام ساری دنیا میں نقل و حرکت اور اجتماعی اور انفرادی کاروبار میں شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ فی واقعہ آج نوعِ انسانی ایک خاندان کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے

فی الواقعہ نہ تو مسٹر آرنلڈ نے یہ بات آج پہلی دفعہ کہی ہے اور نہ وہ عالمی حکومت کا تصور پیش کرنے میں تنہا ہیں۔ آپ نے مختلف پیراؤں اور مختلف اوقات میں اس خیال کا اظہار کیا ہے اور کئی دیگر مفکرین نے بھی یہی خیال پیش کیا ہے بلکہ ایسے لوگوں نے ایک مجلس بھی بنائی ہے۔ جو دنیا کے مختلف حصوں میں اپنے اجلاس منعقد کر کے عالمی حکومت کے اصول کے لئے جدوجہد کرتی ہے

آپ نے اس ضمن میں بسا اوقات اللہ تعالیٰ کے وجود اور مذاہب کی افادیت پر بھی خیال آرائی کی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک مضمون میں جو کچھ عرصہ ہوا ایک انگریزی رسالہ میں شائع ہوا تھا دنیا کے تین بڑے خدا پرست مذاہب اسلام عیسائیت اور یہودیت کے اتحاد کے متعلق بھی کافی زوردار الفاظ میں روشنی ڈالی مگر اس کے باوجود ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ان تینوں مذاہب کو اس نقطۂ نظر سے نہیں دیکھا جس نقطۂ نظر سے اسلام انہیں پیش کرتا ہے۔ اگرچہ آپ نے تینوں مذاہب کی باہمی رقابت کا ذکر کر کے توقع ظاہر کی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مستقبل قریب میں یہ تینوں مذاہب متحد ہو کر دنیا کو راہ راست پر لانے کا ذریعہ بن سکیں۔

اسلام کے نزدیک۔ یہودیت۔ عیسائیت اور اسلام ایک ہی مذہب کی مسلسل ارتقائی حالتیں ہیں۔ اسلام کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہی دین جس کو حضرت موسےٰ علیہ السلام لائے تھے اور جس کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنے عہد کے حالات کے مطابق پیش کیا ہے وہی مذہب اب اپنے کمال کی صورت میں اسلام کی تعلیمات میں پیش کیا گیا ہے اس لئے اگرچہ حقیقی موسوی اور حقیقی عیسوی ادیان اور اسلام کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں تاہم اسلام نہ صرف ان تمام تعلیمات کا مجموعہ ہے بلکہ اس میں ان تعلیمات کو زیر عمل لانے کے بائی لاز بھی پورے پورے دئے گئے ہیں جو ایک ترقی سے ترقی یافتہ ذہن اور معاشرہ کی تعمیر کے لئے رہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ یہ دعوےٰ صرف قرآن کریم کو ہی ہے کہ اس میں "تفصیل کل شیءٍ" دی گئی ہے اور ہر بات کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

جہاں تک تاریخ ادیان کا تعلق ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی برکات ایک خاص قوم تک محدود تھیں لیکن اسلام نہ صرف رحمۃ للعالمین ہے بلکہ اس کی تعلیمات ہر زمانہ کے لئے کافی ہیں۔ اس طرح اسلام زمان و مکان دونوں کے لحاظ سے عالمگیر حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح وہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل تعلیم دیتا ہے اور اس کی تفصیلات بیان کرتا ہے اسی طرح وہ حکومت کے متعلق بھی عالمگیر تصور پیش کرتا ہے ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "احمدیت یا حقیقی اسلام" کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو گا کہ حکومت کی وسعت کے متعلق اسلام کا کیا نظریہ ہے۔ فھو ھذا

"یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی تعلیمات کا مطمح نظر تو یہ ہے کہ دنیا میں سے ملکی حکومتوں کو اڑا کر ساری دنیا میں ایک ہی حکومت قائم کر دی جائے تاکہ لڑائیاں اور جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے اسلام مختلف ممالک کو اس قدر اندرونی آزادی دیتا ہے کہ اسلامی سیاسیات کے ماتحت وہ نہایت آسانی سے اپنے قومی اغراض اور خصوصیات کو پورا کر سکتی ہیں اور پھر بھی ایک کل کا جزو بن سکتی ہیں۔ مگر اسلام اس مقصد کے حصول کے لئے کسی قسم کی جسمانی جدوجہد کرنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اسے صرف لوگوں کی اپنی رائے اور ارادے پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور مسلمان حکومتوں کو بھی پابند نہیں کرتا جب تک دنیا میں یہ روح پیدا نہ ہو کہ لوگ مقامی امور کو اپنی اپنی مرضی کے مطابق طے کر کے باقی امور میں ایک ہو جائیں اور لڑائی کی طرف میلان اور ایک دوسرے کے خلاف تیاریاں اور جوش اعلےٰ مقاصد کے لئے قربان کر دئے جا دیں اس وقت تک ہمیں موجودہ حالت پر قانع رہنا چاہیئے۔ اور دین اس کے مطابق جو قانون اسلام نے مقرر کئے ہیں ان کو بیان کرتا ہوں۔ (احمدیت ص۲۲۵)

جیسا کہ واضح ہے اسلام کسی امر کے متعلق صرف نظریہ ہی نہیں پیش کر کے رہ جاتا اس کا طریق یہ ہے کہ وہ اس نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تفصیلی قواعد بھی دیتا ہے، چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے محولہ بالا مضمون میں ان تفصیلات کو بھی بیان فرمایا ہے جو قرآن کریم نے دی ہیں اور جو عالمگیر حکومت قائم کرنے اور اسکو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ ظاہر ہے کہ اسلام محض عارضی باتیں پیش نہیں کرتا جس طرح مثلاً پروفیسر آرنلڈ ٹائن بی نے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کی وجہ سے چونکہ دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہو گئی ہے۔ اس لئے عالمگیر حکومت کی اہمیت میں اضافہ ہو گیا ہے اسلام کے نزدیک عالمگیر حکومت انسانیت کا ایک مقصد ہے نہ کہ محض ایک وقتی ضرورت۔ پروفیسر ٹائن بی دنیا کی امکانی تباہی کے خوف سے مختلف ملکوں کے برسر اقتدار عناصر کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بے خدا تہذیب اور معاشرہ کو تباہی کا خوف اثر کر سکتا ہے لیکن یہ کوئی پائیدار حیثیت نہیں رکھتا اور نہ اس بات کا یقینی امکان ہے کہ مختلف اقوام جو اس وقت اسلحہ سازی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں مصروف ہیں عالمگیر حکومت قائم کر سکیں گی اور اگر کر بھی لیں تو اس پر زیادہ دیر تک قائم رہ سکیں۔ اس لئے عالمگیر حکومت جو پائیدار حیثیت رکھتی ہے وہ خوف کے اصول پر نہیں بلکہ خود اختیاری اصول پر ہی قائم ہو سکتی ہے جس کی بنیاد نہایت اعلےٰ اخلاقی قوتوں پر ہی رکھی جا سکتی ہے۔

(باقی)

پرانے احمدیوں کا طریق

پرانے احمدیوں کا یہ طریق تھا کہ اگر وہ خود پڑھنا نہیں جانتے تھے تو سلسلہ کے اخبار منگوا کر دوسروں سے سنا کرتے تھے۔ اس طرح وہ خود سلسلہ کے خیالات سے واقف رہتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی حکمت سے واقف کرواتے تھے۔

اگر آپ بھی پڑھنا نہیں جانتے تو پرانے احمدیوں کا طریق اختیار کیجئے۔ اخبار الفضل منگوا کر دوسروں سے سنیئے اس طرح آپ خود بھی سلسلہ کے حالات سے واقف رہیں گے اور دوسروں کو بھی واقفیت پہنچانے کا ذریعہ بنیں گے۔

(مینیجر الفضل)

خدا تعالیٰ کی قہری تجلیاں

اور

جماعت احمدیہ کا فرض

بنی نوع انسان کی ہمدردی کی خاطر خاص دعاؤں کی ضرورت

از محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

وہ جماعت جو ایک ہی ہاتھ پر جمع ہوتی ہے۔ اور اس کے فرمودوں پر عمل کرتی۔ اور برکات حاصل کرتی ہے۔ وہ نہ صرف اپنی زندگی کے قیام کا ہی فکر رکھتی ہے۔ بلکہ دنیا و جہان کو مصیبتوں سے بچانے کا جذبہ اپنے اندر رکھتی ہے یہ خصوصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اندر ودیعت فرمائی ہے حضور نے اپنی بیعت کے دس شرائط میں تحریر فرمایا ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

اس جذبہ کے ماتحت خاکسار نے اپنے ایک گزشتہ مضمون میں جو ۳۱ر جنوری ۱۹۶۰ء کے الفضل میں شائع ہوا یہ لکھا تھا کہ کیوں نہ ہم دلی یگانگت کے ساتھ خدائے خشمگیں کے حضور روئیں اور بلبلائیں کہ رحمت الٰہی کی بارش دنیا پر برسنے لگے جو دنیا پر بھڑکنے والی جہنم کو سرد کردے۔ ابھی چند دن گزرے ہیں کہ ہمیں اپنے ملک کے ایک حصہ میں زلزلہ کا ایک غیر معمولی دھکا دیکھنا پڑا۔ جو دلوں میں خوف پیدا کرنے والا تھا پھر آغادیر کے قیامت خیز زلزلہ کی خبر سننا پڑی۔ اس زلزلہ میں ۴۰-۵۰ ہزار کی آبادی کا شہر بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ اور اخباروں کی رپورٹوں کے مطابق چودہ پندرہ ہزار افراد ہلاک اور اس سے زیادہ زخمی ہو گئے۔

پھر برما میں ہولناک آتشزدگی کی خبر آئی۔ جس میں اڑھائی ہزار مکان جل گئے اور ۳۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوا تباہ کاریوں کی ان لرزہ خیز خبروں سے اللہ تعالیٰ کے حضور گرنے اور اس سے دعائیں کرنے کی ضرورت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے رب کے حضور زیادہ سے زیادہ گڑگڑائیں۔ تا اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں خشیت الٰہی پیدا فرمائے۔ اور لوگ اپنے رب کے حضور اپنی عبودیت کے فرض کو ادا کریں۔ اور اس کے غضب کو کم ہوتا پائیں اور رحمتوں کے دروازوں کو اپنے اوپر کھلتا دیکھیں

میری یہ درخواست اس وجہ سے بھی ہے کہ میں نے آج سے پچپن سال پہلے ایک خاص انذار حضرت مسیح پاک سے سنا تھا۔ جبکہ آپ نے ۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء کو الوصیت نام کا اشتہار خیر خواہی خلق کے لئے شائع فرمایا تھا۔ جبکہ آپ نے ۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء کو الوصیۃ نام کا اشتہار خیر خواہی خلق کے لئے شائع فرمایا تھا۔ جس کے چند الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"میں نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شائع کروائی تھی عفت الدیار محلھا ومقامھا یعنے ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت اس کی جگہ رہے گی۔ اور نہ عارضی سکونت ...... میں نے اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے میرے منہ پر یہ الہام تھا کہ "موتا موتی لگ رہی ہے"۔ کہ میں بیدار ہو گیا اور یہ اشتہار اسی وقت لکھنا شروع کر دیا۔"

"دوستو اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آ گیا ہے ...... نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقوے کی راہ پر قدم مارو۔ کہ وہ رحیم کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بے جا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو۔ اور قبل اس کے کہ وہ وقت آئے۔ کہ انسان کو دیوانہ سا بنا دے۔ بے قراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ ...... یقیناً سمجھو کہ وہ دن آ رہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے۔ الخ (۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء)

اس انذار کو ابھی بمشکل ایک مہینہ ہوا تھا۔ تو اس ملک ہند نے ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو اس زلزلہ کا منہ دیکھا۔ جو کانگڑا اور بھاگسو کا زلزلہ کہلاتا ہے۔ جس کی دردانگیز داستان اس وقت کے اخبارات سے کوئی خبر پڑھے۔ جیسا کہ آج کے اخباروں سے آغادیر کے حالات پڑھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر خیر خواہی خلق کی غرض سے ایک اور انذاری اشتہار "الدعوۃ" ۵ر اپریل ۱۹۰۵ء کو نکالا۔ جس کا کچھ اقتباس یہ ہے۔

آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلیں
توحید۔ آسمان تو نشان برسا رہا ہے۔ اور زمین الوقت الوقت پکار رہی ہے۔ اس طرح پر نبیوں اور رسول کے وعدوں کا ظہور ہو رہا ہے۔

تا بکے جنگ و نبرد و کار زارت با خدا
اے یہ باطن بترس از خشم رب العالمین

کب تک تیرا جنگ و جدل خدا کے ساتھ رہے گا: اے روحانیت کے اندھے تو رب العالمین کے غضب سے ڈر۔

پھر لکھا ہے:۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح کی روحانیت کا ایک قہری شبیہ میں نزول مقدر ہے

"یوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد کہ خیر اور صلاح اور غلبۂ توحید کا زمانہ ہوگا۔ پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا۔ اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے اور جاہلیت غلبہ کریگی۔ اور دوبارہ مسیح کی پرستش ہو جائیگی۔ اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلے گی۔ اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اس آخری زمانہ کے آخری حصہ میں دنیا میں پھیلیں گے۔ تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی۔ تب ایک قہری شبیہ میں اس کا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائیگی۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۶)

پھر لکھا ہے:۔

"میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا.... تم سوچ کر دیکھو یہ دن کیسے سخت ہیں دیکھو ابھی جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلہ نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا.... کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا...... میں ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو کشف دیکھا تھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے منہ پر یہ الہام الٰہی کہ "موتا موتی لگ رہی ہے" جاری تھا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر ۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک اور انذاری اشتہار (الانذار) شائع فرمایا۔ جس میں سے کچھ حصہ یہ ہے (غور سے پڑھو کہ یہ خدا تعالےٰ کی وحی ہے):

"آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالےٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ ط قُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ دَنٰى مِنْكَ الْفَضْلُ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔"

ترجمہ معہ شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ نیکی کرکے اپنے تئیں بچاؤ۔ قبل اس کے کہ وہ ہولناک دن آوے جو ایک دم میں تباہ کر دے گا۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں۔ اور بدی سے بچتے ہیں۔ اس نشان کے ذریعہ تو شناخت کیا جائے گا۔ یہ میرے فضل کی تیرے قریب ہونے کی نشانی ہے۔ اس وقت خدائی صداقت قائم ہو جائے گی کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور فریب کاری روپوش ہو جائیگی۔

جب یہ انذاری باتیں ۱۹۰۵ء میں ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمدردی خلائق کے جذبہ کے ماتحت شائع فرمائی تھیں تو جماعت احمدیہ کے افراد دن رات دعاؤں میں لگ گئے اور خاص تبدیلی ان کے اعمال میں پیدا ہو گئی۔ اس تبدیلی کا یہ اثر ہے کہ ہماری جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان برائیوں سے بچی ہوئی ہے جن میں دنیا مبتلا ہے اور جو ایک زہر کا رنگ رکھتی ہیں۔ ان زہروں سے بچنے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم ایک زندہ قوم نظر آرہے ہیں۔ اور ہمارے زندہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ ہم خدمت اسلام کے لئے چندے دیتے ہیں اور زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ اور ہمارا خدا اسلام کے صدقے میں ہماری کمزوریوں کے باوجود ہماری حفاظت فرما رہا ہے اور اپنی خاص رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے۔

میری درخواست ہے کہ ان ایام میں خصوصیت سے احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی طور پر دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ دنیا پر ہدایت کی راہیں کھول دے تا کہ دنیا اپنے خدا کو محبت کے ساتھ یاد کرے اور اس کے ذکر میں لگ جائے۔ اس طرح پر آفات سماوی سے بچ جائے۔ دنیا مصائب میں گرفتار ہے۔ بے چینی اور بدامنی میں مبتلا ہے۔ اپنی جانوں کو گھلا کر دنیا کے لئے امن کے سامان پیدا کر دیں۔ تو ہم اپنے خدا کو راضی کرنے کا سامان پا لیں گے!!

[1] مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت ہے.... جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئیگا.... بہرحال وہ سخت خطرناک اور سخت خطرناک ہے اگر ہمدردی خلق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔ (از حضرت مسیح موعودؑ)

مجلس مشاورت مورخہ ۸-۹-۱۰ اپریل کو منعقد ہوگی

جماعتیں حسب قواعد نمائندگان منتخب کر کے جلد اطلاع بھجوائیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے امسال مجلس مشاورت ۸-۹-۱۰ اپریل ۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہو رہی ہے۔ احباب جماعت اگر کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو فوری طور پر متعلقہ نظارتوں کو بھجوائیں۔ کیونکہ وقت تھوڑا ہے۔ (۲) ابھی تک نمائندگان کی اطلاعات موصول نہیں ہو رہیں۔ لہذا جلد حسب قواعد انتخاب کر کے سیکرٹری مجلس مشاورت کے نام اطلاع بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

انتخاب نمائندگان مشاورتؑ کے متعلق

ضروری ہدایات

جماعت کے امراء صاحبان خاص طور پر نوٹ فرمائیں

۱۔ نمائندہ مخلص اور صاحب الرائے ہو۔

۲۔ جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے۔ وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

۳۔ شعار اسلامی کا پابند ہو۔ یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

۴۔ طالب علم نہ ہو۔

۵۔ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ:۔ بقایادار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا۔ اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

۶۔ جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد	نمائندے
۵۰ تک ہو	۲
۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو	۳
۱۰۱ سے ۲۰۰ تک ہو	۴
۲۰۱ سے ۵۰۰ تک ہو	۶
۵۰۱ سے ۱۰۰۰ تک ہو	۸
۱۰۰۰ سے زائد ہو	۱۲

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے۔ کہ اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنےٰ نہیں ہوں گے یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

نوٹ:۔ چندہ دہندگان کی تعداد وہ دیکھی جائے گی جو بیت المال کے کھاتہ جات میں نوٹ ہوگی۔

۷۔ انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک یہ ہدایت بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ منتخب نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے

۸۔ انتخاب نمائندگان کے متعلق حضور کی بیان فرمودہ تفصیلی ہدایات الفضل مورخہ ۱۴ مارچ ۶۱ء میں سے ضرور پڑھ لی جائیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

"الفضل" کا "مسیح موعودؑ نمبر"

مورخہ ۲۷ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب منائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر حسب معمول اس دفعہ بھی الفضل کا "مسیح موعودؑ نمبر" جو نہایت اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔ شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔

جماعت کے علمائے کرام اور دیگر اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے قیمتی مضامین ارسال فرمائیں۔ یہ نمبر چونکہ یوم مسیح موعودؑ سے چند دن قبل اشاعت پذیر ہوگا۔ اس لئے مضامین و اشتہارات جلد از جلد پہنچ جانے چاہئیں۔

(ادارہ)

پاکستان کی قومی ترقی کیلئے دوسرا پنجسالہ منصوبہ

(غلام رسول صاحب ارشد)

گذشتہ بارہ تیرہ سالوں میں ہم نے جتنے نعرے سنے ہیں۔ اگر ان کو ضبط تحریر میں لایا جائے تو ایک طویل فہرست تیار ہو جائیگی ایسے نعروں میں سے بیشتر کی بنیاد محض جذبات پر تھی۔ یعنی ان میں خلوص اور قومی خدمت کا حقیقی جذبہ کارفرما نہیں تھا۔ موجودہ حکومت نے قوم کو ٹھوس طرز فکر کی دعوت دی۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ۲۰ دسمبر ۱۹۵۹ء کو ریڈیو پاکستان سے دوسرے پانچ سالہ قومی ترقیاتی منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے اہل پاکستان سے کہا ہے کہ وہ مستقبل کو خوش آئند اور ملک کو خوشحال بنانے کے لئے جفاکشی اور سادگی کو شعار بنائیں۔

صدر مملکت کے ان الفاظ میں ایک دردمند اور قومی خلوص رکھنے والے دل کی پکار ہے۔ قوموں اور ملکوں کی تعمیر میں منصوبہ بندی محنت اور جفاکشی ہی ہے۔ جس کی بدولت دنیا کے ترقی یافتہ ممالک نہ صرف خود خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں بلکہ دوسرے پسماندہ ممالک کی امداد و ترقی میں بھی پیش پیش ہیں۔ چنانچہ انقلابی حکومت نے بھی دوسرے پانچ سالہ قومی ترقیاتی منصوبے کی ترتیب و تدوین میں انتہائی حقیقت پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ منصوبہ محض خالی خولی اعلانوں کا پلندہ نہیں ہے بلکہ اس کی تکمیل میں پاکستان کی ترقی اور اہل پاکستان کے لئے خوشحالی کا راز مضمر ہے۔ ۱۱۹ ارب روپے کے اس جامع منصوبے میں جن ضرورتوں اور جن مسائل پر خاص توجہ دی گئی ہے وہ پاکستان کی بنیادی ضرورتیں اور اہم مسائل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سب سے اہم مسئلہ اس وقت قومی آمدنی کے اضافہ کا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جب تک آمد نہ ہو خرچ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کی قومی آمدنی میں اضافہ کیا جائے چنانچہ اس سلسلے میں منصوبے میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ آئندہ پانچ سال کی مدت میں قومی آمدنی میں بیس فی صد کا اضافہ ہو جائے۔

آمدنی کے بعد پیداوار خاص طور پر زرعی پیداوار کا مسئلہ ہے پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ اسکے ۸۰ فی صد سے زائد باشندے کسی نہ کسی صورت میں زراعت ہی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود سابقہ سیاستدانوں کی ذاتی مصلحتوں کی بدولت ہمارا ملک غذائی طور پر خود کفیل نہ ہو سکا۔ اس زبردست کمی کو دور کرنے کے لئے منصوبے کی مدت میں اناج کی پیداوار میں تقریباً بیس فی صد کا اضافہ کیا جائے گا۔ تاکہ ملک خوراک کے معاملے میں دوسروں کا دست نگر نہ رہے۔ اس مقصد کے لئے پانچ سال کے عرصے میں مزید ۱۵ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب کرنا ہوگا۔ اور ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین کی اصلاح کر کے اسے قابل کاشت بنایا جائے گا۔

زرمبادلہ کی آمدنی آج کے زمانے میں ایک خاص اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ جس ملک کو جس قدر زرمبادلہ زیادہ ملتا ہوگا اس کی خوشحالی کے امکانات بھی اتنے ہی زیادہ روشن اور واضح ہوں گے۔ نئے منصوبے کی مدت کے دوران یہ کوشش کی جائے گی۔ کہ پاکستان کو زرمبادلہ کی جو آمدنی ہوتی ہے۔ اس میں ۳۰ فی صد کا اضافہ کیا جائے تاکہ بیرونی تجارت کا توازن بہتر رہے۔ اسی طرح بڑی بڑی صنعتوں کی پیداوار میں بھی ۶۰ فی صد کا اضافہ کیا جائے گا لیکن پاکستان ایک کم ترقی یافتہ ملک ہے۔ یہاں بڑی بڑی صنعتوں کے فروغ کے ساتھ ساتھ چھوٹی صنعتوں کے تحفظ و ترقی کی بھی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ چھوٹی صنعتیں ہی وسائل کی کمی کے دوران عام طور پر عوامی روزگار کا ذریعہ ثابت ہوا کرتی ہیں۔ اسی لئے منصوبے میں چھوٹی صنعتوں کی ترقی و توسیع کو خاص اہمیت دی گئی ہے اور طے کیا گیا ہے کہ اس مد پر ۷۵ کروڑ روپیہ لگایا جائے۔

نئے منصوبے میں مشرقی پاکستان کے معاشی و اقتصادی تقاضوں کو بھی پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ وہاں کے پسماندہ علاقوں کی ترقی کی سکیموں میں ۷۰ فی صد کا اضافہ کیا گیا ہے مغربی پاکستان کے بعض سرحدی علاقوں کے لئے الگ الگ مد رکھ دی گئی ہے اور اس مد کے لئے پچاس کروڑ کا سرمایہ مخصوص کیا گیا ہے۔

پاکستان کی آبادی کا بیشتر حصہ دیہات میں آباد ہے اسی وجہ سے ہم اس وقت تک ترقی و تعمیر کے مرحلے طے نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ ہمارے دیہات کا معیار بلند نہ ہو جائے۔ دیہات کی ترقی ہی میں پورے ملک کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ انقلابی حکومت اب اس امر کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ کہ کسی طرح ترقی دیہات کا کام پورے ملک میں پھیلا دیا جائے۔ چنانچہ اب ترقی دیہات کے کام کو بنیادی جمہوریتوں کے اداروں میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ایک تو دیہات کا کام نسبتاً آسان ہو جائے گا۔ دوسرے عام لوگوں کو دیہاتی مسائل و حالات کے مطالعہ و مشاہدہ کا موقعہ بھی ملتا رہے گا

قومی و ملکی ترقی کا اس وقت تک سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس ملک کے افراد میں تعمیر و ترقی کا شعور نہ ہو۔ اور اس شعور کے حاصل کرنے کیلئے تعلیم کا ہونا اشد ضروری ہے۔ ہمارے ہاں تعلیم یافتہ لوگوں کی کمی ہے ملک کو جہالت کی لعنت سے پاک کرنے کی عظیم جدوجہد کا بار ہمارے کاندھوں پر ہے۔ اس بار کو بطریق احسن اتارنے کے لئے جس محنت اور ترتیب کی ضرورت ہے نئے منصوبے میں اس کا خیال بھی پوری طرح رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کوشش کی جائے گی کہ آئندہ پندرہ سال کے اندر اندر سکول جانے کی عمر والے تمام بچے پرائمری تعلیم آسانی سے حاصل کر سکیں ملک میں چھ نئی یونیورسٹیاں بھی قائم کی جائیں گی۔ جن میں سے چار فنی تعلیم سے متعلق ہوں گی۔

پسماندگی کے لازمی نتائج عام طور پر قلت غذا، ملیریا، چیچک اور تپدق جیسی موذی بیماریوں کی صورت میں نمایاں ہوتے ہیں ہمارے ملک میں بھی ان میں سے کچھ بیماریاں ہر سال ہزاروں بے بس اور مجبور انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہیں اس منصوبے میں مذکورہ بیماریوں کے ختم کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر عام امراض کے قلع قمع کی بھی پوری کوشش کی جائے گی۔ نیز بے گھر لوگوں کو گھر دلانے اور بے روزگاروں کو روزگار پر لگانے کے ساتھ ساتھ مزدوروں کے عام معیار زندگی کو بھی بلند کیا جائے گا۔

ایک اہم بات جو اس منصوبے میں واضح کی گئی ہے یہ ہے کہ ملک کی دن بدن بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول کیا جائے یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری ملکی معیشت پر آبادی کا بار بہت زیادہ ہوتا جا رہا ہے اور کثرت آبادی کی وجہ سے روزانہ نئے نئے مسائل اور نئی نئی مشکلیں پیدا ہوتی جا رہی ہیں۔ اس امر سے کوئی باخبر آدمی غافل نہیں رہ سکتا کہ جب تک کثرت آبادی کے مسئلے کو حل نہ کیا جائے گا۔ ہمارے لئے ترقی و خوشحالی سے ہمکنار ہونا مشکل تر ہوتا جائے گا۔ اس سلسلے میں نئے منصوبے میں خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام کے تحت آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار کو کم کیا جائیگا۔ تاکہ ملکی وسائل سے لوگ کما حقہ فائدہ اٹھا سکیں

ایک زمانہ تھا کہ ہمارے ملک میں سوئی سے لے کر بٹن جیسی معمولی چیزیں بھی انگلستان یا دیگر یورپی ملکوں سے آتی تھیں۔ لیکن اب یہ صورت نہیں ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارا ملک بھی صنعتی ترقی کے میدان میں تیزی سے گامزن ہے اور ہمارے کارخانوں کی بنی ہوئی اشیاء بیرونی ممالک کے لوگوں سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے حقیقی معیار کو زیادہ سے زیادہ بلند کیا جائے۔ لیکن یہ بلندی کسی صنعتی منصوبہ بندی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے پیش نظر پانچ سالہ نئے منصوبے میں صنعتی ترقی بالخصوص ٹیکسٹائل کی صنعت کی ترقی کے لئے خاص گنجائش رکھی گئی ہے یعنی آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں پانچ لاکھ نئے تکلے لگائے جائیں گے۔ جس سے سوت کی پیداوار میں اضافہ ہوگا اسکے ساتھ کپڑے کی فی کس پیداوار میں بھی دس فی صد کا اضافہ ہو جائے گا۔ کھانڈ اور سیمنٹ کی قلت کا معاملہ بھی خاصا غور طلب معاملہ ہے۔ کھانڈ اور سیمنٹ اب فالتو چیزیں نہیں رہیں اسی لئے کھانڈ کی پیداوار کو اتنا بڑھایا جائے گا کہ کھانڈ ہمیں باہر سے نہیں منگوانی پڑے گی۔ اسی طرح سیمنٹ کی سالانہ پیداوار میں بھی خاصا اضافہ ہوگا

سیم اور تھور اور بعض مقامات پر پانی کی قلت نے ہماری اقتصادی حالت کو مجموعی طور پر خاصا نقصان پہنچایا ہے۔ اس صورت حال سے نپٹنے کے لئے ۵ ہزار نئے ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ ایٹمی توانائی کے پروگرام کے تحت مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان میں نیوکلیر ایکسلیریٹر قائم کئے جائیں گے۔ لاہور، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں ۱۰ کلوواٹ کے شارٹ ویو اور میڈیم ٹرانسمیٹر لگائے جائیں گے۔

یہ منصوبہ ۱۹۶۰ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک کی میعاد پر پھیلا ہوا ہے۔ اسکے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ۱۹ ارب روپیہ خرچ کرنے کی سفارش کی گئی ہے جس میں سے ۱۱ ارب روپے سرکاری ذرائع سے اور ساڑھے سات ارب روپے نجی سرمائے کی حیثیت سے لگائے جائینگے۔ سرکاری اور نجی حیثیت سے پاکستان خود اپنے وسائل سے ۱۱ ارب روپیہ مہیا کرے گا۔ باقی آٹھ ارب روپے کا سرمایہ دوست اور مددگار ملکوں سے مختلف صورتوں سے حاصل کیا جائے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ منصوبے کے مطابق مقاصد حاصل ہو گئے تو پاکستان کی قومی آمدنی میں بیس فی صد کا اضافہ ہو جائے گا۔ لیکن آبادی بڑھ جانے کی صورت میں یہ شرح فی کس دس فیصد رہیگی

(محکمہ تعلقات عامہ ملتان ڈویژن)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ایک ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب ان دنوں میں خاص طور پر اپنے تزکیہ نفس اور ایمانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات کی توفیق پاتے ہیں اور اسی طرح صدقہ وخیرات کی طرف بھی خاص توجہ دیتے ہیں۔ صدقۃ الفطر یعنی فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خوشنودی الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور ہر مومن مرد عورت۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے اور ضروری ہے کہ اس کے والدین یا سرپرست اس کی طرف سے مقررہ شرح پر فطرانہ ادا کریں۔

فطرانہ کی شرح جیسا کہ احباب کو معلوم ہو گا۔ ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اس لئے فطرانہ کی شرح فی کس ایک روپیہ مقرر کی جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو تو وہ نصف شرح پر ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے۔

فطرانہ کی رقم کے متعلق تمام عہدہ دار یہ امر یاد رکھیں کہ اس رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجنا چاہئے۔ تاکہ اس رقم کو حضور کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ، مساکین اور نادار اصحاب میں تقسیم کر سکیں۔ باقی نو حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ البتہ تقسیم کے بعد اگر کچھ رقم باقی بچ جائے تو وہ چندے کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جانی مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جائے۔ تاکہ وہ عید سے پہلے مستحقین کو پہنچ جاوے اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جائیں۔

عید فنڈ کے متعلق یہ وضاحتاً اعلان کیا جا چکا ہے (ملاحظہ ہو اخبار الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۵۹ء) کہ یہ خالصۃً مرکزی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ پس عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ یہ رقم بہ تمام وکمال مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام "شہادۃ القرآن" کا امتحان

تمام مجالس انصار اللہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۷ اپریل ۱۹۶۰ء کو "شہادۃ القرآن" کا امتحان ہو گا۔ لہٰذا تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام اس امتحان کے لئے زیادہ سے زیادہ اراکین کو تیار کریں۔ "کتاب شہادۃ القرآن" ڈیڑھ روپیہ فی کاپی کے حساب سے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ سے مل سکتی ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الرحمن صاحب گوجرانوالہ)

(۲) میری والدہ محترمہ (اہلیہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب) کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب سے مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شریف ابو حنیفی بی۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج (اسول لائن) لاہور)

(۳) مولوی غلام مصطفیٰ صاحب فاضل گجرانوالہ عرصہ سے خرابی دل وجگر کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر الدین احمد جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۴) میرے والد شیخ چراغ الدین صاحب آرڈی نینس آفیسر کو دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں صحت یاب کرے۔ (انوار الدین)

(۵) میری آجکل صحت ٹھیک نہیں نیز بعض دیگر پریشانیاں بھی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (میاں چراغ الدین قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ)

(۶) عزیزم گلشن احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (راجہ خورشید احمد منیر مشاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع لاہور)

تحریک جدید کے منجانب اللہ ہونے پر یقین کامل

کا اظہار فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے"

کیا آپ نے اپنا وعدہ سال رواں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے؟ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ولد چوہدری غلام حیدر صاحب آف نوجیاں والی ضلع گجرات حال ای۔ ایس نون ٹاؤن لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے خسر مکرم چوہدری احمد خان صاحب مرحوم ساکن لکھو کے والی ضلع گجرانوالہ نے مبلغ ۶۴۰۰ روپے برائے اراضی اسلام پور اسٹیٹ دیئے تھے۔ اس کی وصولی کے لئے مرحوم کے بیٹے چوہدری نصیر احمد صاحب حال ملٹری اکاڈیمی کاکول نے مجھے مختار خاص مقرر کیا ہے۔ مختار نامہ لف ہذا ہے۔ مگر میں بوجہ ملازمت وغیرہ ربوہ آکر وصول کرنے سے معذور ہوں۔ اس لئے مرحوم کو ملنے والی رقم میرے ماموں زاد بھائی چوہدری نصیر احمد صاحب (پسر چوہدری علی محمد صاحب مرحوم آف حرالہ) متعلم فورتھ ایئر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو دے دی جائے۔ اس درخواست پر مکرم چوہدری غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لنگے ضلع گجرات اور سیکرٹری جنرل چوہدری شہاب الدین صاحب کی تصدیق درج ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دیں۔ بعد میں رقم چوہدری نصیر احمد صاحب مذکور کو دے دی جائے گی۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

السابقون الاولون میں شامل ہونے کا شرف

اس سال سابقون الاولون کی پہلی دعائیہ فہرست ۲۰ فروری ۱۹۶۰ء کو سیدنا حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں پیش کی گئی۔ چنانچہ ۲۹ رمضان المبارک کے موقعہ پر بھی اس سال کی دوسری دعائیہ فہرست انشاء اللہ پیش حضور کی جائے گی۔ جو دوست پہلی فہرست میں شمولیت کا شرف حاصل نہیں کر سکے

وہ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں

شامل ہونے کے لئے اس دن سے پہلے پہلے اپنا چندہ تحریک جدید ادا فرمانے کا پورا پورا خیال رکھیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

---

(۷) خاکسار کی لڑکی امۃ الکریم میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ بچی کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (محمد عبد اللہ بابوہ سیکرٹری مال جہلم)

(۸) بندہ دو ماہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے میری پریشانیوں کو دور فرمائے (عبد الکریم چک پہ ۱۳ منٹگمری)

(۹) میرے چچا محترم چوہدری نور محمد صاحب (دفتر قضاء) کے کوئی اولاد نہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اولاد نرینہ عطا کرے۔ نیز خاکسار میٹرک کا امتحان دے رہا ہے میری کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (نصیر احمد۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۷۷ میں شیخ عبدالحی ولد بابو عبدالغفور صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۸ راوی پارک قلعہ لچھمن سنگھ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہانہ آمد بصورت تنخواہ -/۲۵۰ روپے ہے اس کے علاوہ اور کوئی آمد نہیں ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں یا آمدنی میں کمی و بیشی ہو اس کی اطلاع بروقت دیتا رہوں گا اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکورہ ہوگی میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد شیخ عبدالحی ولد بابو عبدالغفور صاحب مرحوم

گواہ شد۔ حکیم حفیظ الرحمٰن حنیف سنوری ۵۸ راوی پارک لاہور نمبر ۲

گواہ شد۔ بہاول شاہ پریذیڈنٹ حلقہ سول لائن لاہور نمبر ۲ نسبت روڈ لاہور

نمبر ۱۵۵۷۵ میں نعیمہ زوجہ فدا محمد قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جسونت بلڈنگ رتن چند روڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ ذیل جائیداد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۱۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے (۲) زیور مالیتی -/۱۲۱۶ روپے بتفصیل ذیل ہے

تقریباً ۵ تولے	ہار طلائی ۲ عدد	-/۶۰۰
تقریباً ۱ تولہ	کانٹے ۱ جوڑی	-/۱۵۰
تقریباً ۱/۲ تولہ	بالیاں ۱ جوڑی	-/۸۶
تقریباً ۲ تولے	کڑے ۱ جوڑہ	-/۳۰۰
تقریباً ۱/۲ تولہ	دونوں انگوٹھی دو عدد	-/۸۰
کل مبلغ		۱۲۱۶ روپے

مذکورہ بالا جائیداد کی مد مبلغ -/۳۲۱۶ روپے بنتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر مذکورہ بالا جائیداد میں سے کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ کراؤں تو وہ تمام حصہ وصیت سے مجرا تصور کیا جاوے۔

الامۃ:۔ نعیمہ ۹/۵/۵۹ء

گواہ شد:۔ فدا محمد بقلم خود خاوند موصیہ جسونت بلڈنگ رتن چند روڈ لاہور

گواہ شد:۔ محمد احمد واقف زندگی تحریک جدید نزیل جودھا مل بلڈنگ لاہور۔

نمبر ۱۵۵۷۸ میں مبارک احمد شاہد ولد حافظ سراج الدین صاحب مرحوم قوم ورک پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار جیب خرچ پر ہے جو کہ پانچ روپے ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا بیز تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد:۔ موصی مبارک احمد شاہد ولد حافظ سراج الدین صاحب مرحوم فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ ۷ جنوری ۱۹۶۰ء

گواہ شد:۔ محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:۔ عزیز احمد دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۵۷۹ میں محمد احمد ولد چوہدری محمد رمضان صاحب قوم چغتہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری آمد کا ذریعہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ملازمت ہے جو ماہوار -/۵۵ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے اگر میں اپنی زندگی میں کسی قسم کی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی نیز میرے مرنے پر جس قدر بھی متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد احمد کارکن پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس ۲۹/۱/۶۰

گواہ شد:۔ محمد اعظم بی ایس سی بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۲۹/۱/۶۰

گواہ شد:۔ محمد رمضان کارکن تبشیر ربوہ ۲۹/۱

نمبر ۱۵۵۸۰ میں فاطمہ بی بی زوجہ حکیم محمد ابراہیم صاحب قوم بھنگو پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنجر چانگ ڈاکخانہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپے کے عوض ایک بھینس خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم رشید احمد دفتر وصیت ربوہ۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی زوجہ حکیم محمد ابراہیم صاحب سنجر چانگ ڈاکخانہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سنجر چانگ ضلع حیدر آباد سندھ ۸/۱

گواہ شد:۔ حکیم محمد ابراہیم خاوند موصیہ سنجر چانگ ضلع حیدر آباد سندھ

نمبر ۱۵۵۸۱ میں مسماۃ عائشہ بیگم بیوہ چوہدری بدرالدین صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن لالیاں ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف اس آمد پر ہے جو کہ مجھے میرے لڑکے بطور جیب خرچ ماہوار اندازاً -/۲۰ روپے دیتے ہیں۔ لہذا مذکورہ رقم بشرح ۱/۱۰ حصہ آمد میں ادا کرتی رہوں گی نیز میرے پاس اس وقت صرف -/۴۰۰ روپے نقد موجود ہیں۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو یہ وصیت نیز ۱/۱۰ اس پر بھی حاوی ہوگی اور میرے ورثاء بہرحال ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ حق مہر وصول کر چکی ہوں۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عائشہ بیگم بیوہ چوہدری بدرالدین صاحب مرحوم حال لالیاں ضلع جھنگ۔ ۱۲/۲/۵۹

گواہ شد:۔ ممتاز احمد (بیٹا موصیہ) حال لالیاں ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ فضل حق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ

نمبر ۱۵۵۸۳ میں سلیمہ کوثر زوجہ ماسٹر محمد رفیق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شملہ ٹیلرنگ ہاؤس نیو ٹاؤن کلیٹن روڈ کراچی ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ -/۵۰۰ روپے ہے (۲) میرے زیورات سوائے ایک جوڑی ایرنگز طلائی وزنی ایک تولہ کے اور کوئی نہیں ہے نہ ہی کوئی اور جائیداد ہے ایک جوڑی ایرنگز کی قیمت مبلغ -/۱۲۵ روپے ہے۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔

فقط ۲ جنوری ۱۹۶۰ء

الامۃ۔ سلیمہ کوثر

گواہ شد۔ محمد رفیق بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

درخواست دعا

حضرت شیخ محمد نصیب صاحب مرحوم کی چھوٹی صاحبزادی ایبٹ آباد میں بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آدم خان

ملک نون، قزلباش اور حسن محمود کے نام نوٹس جاری کر دیئے گئے

حسین ملک، ہاشم گزدر اور اسماعیل ابراہانی کے نام بھی نوٹس جاری کر دیئے گئے

لاہور ۱۲ مارچ معلوم ہوا ہے کہ انتخابی اداروں کے نااہلی کے حکم کے تحت مقرر کردہ مرکزی ٹریبونل نے پاکستان کے سابق وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون کے نام ایبڈو کے تحت نوٹس جاری کر دیا ہے۔

ملک صاحب کو اس نوٹس میں ہدایت کی گئی ہے کہ اگر وہ از خود ملکی سیاسات سے ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک ریٹائر ہونا پسند نہ کریں تو ۲۲ مارچ کو ٹریبونل کے روبرو حاضر ہو کر ایبڈو کے تحت عائد کردہ الزامات کے سلسلہ میں صفائی پیش کریں۔

ملک فیروز خاں نون کے خلاف اقربا نوازی اور دوسری بدعنوانیوں کے پانچ الزامات عائد ہیں۔ ان الزامات کی تفتیش پاکستان سپیشل پولیس کے انسپکٹر جنرل چوہدری محمد حسین نے مکمل کی ہے۔ آج صوبائی ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس اے۔ آر چنگیز مرکزی پبلک سروس کمیشن کے رکن مرزا فضل الرحمان اور لیفٹیننٹ کرنل محمد اکرم پر مشتمل مرکزی ٹریبونل نے ان الزامات کا جائزہ لینے کے بعد مدعا علیہ کے نام نوٹس جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملک فیروز خاں نون نے چند ماہ قبل ملکی سیاسیات سے ہمیشہ کے لئے ریٹائر ہونے کا اعلان کیا تھا۔ تاہم ٹریبونل کو اس سلسلہ میں کوئی باقاعدہ اطلاع نہیں دی۔ اس لئے تاحال یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ملک صاحب اس مقدمہ کی پیروی کریں گے۔ یا نہیں؟ قبل ازیں ایک اور سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی اپنے خلاف مقدمہ کی پیروی کرنے کے ارادہ کا اعلان کر چکے ہیں۔ آپ بھی ۲۲ مارچ کو ہی پیش ہوں گے۔

قزلباش اور حسن محمود

انتخابی اداروں سے نااہلی کے حکم کے تحت مقرر کردہ صوبائی ٹریبونل نے مغربی پاکستان کے سابق ری پبلکن وزیر اعلیٰ نواب مظفر علی قزلباش اور ان کی کابینہ کے رکن مسٹر حسن محمود کے نام ایبڈو کے تحت نوٹس جاری کئے ہیں۔ ان نوٹسوں کی تعمیل ہو چکی ہے۔

۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کا پروگرام

لاہور ۱۲ مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان نے بدھ ۲۳ مارچ کو صوبہ بھر میں "یوم پاکستان" شایان شان طریقے سے منانے کا فیصلہ کیا ہے لاہور میں علی الصبح اکتیس توپیں داغی جائیں گی اور تمام سرکاری عمارات پر پاکستانی پرچم لہرایا جائے گا۔ عوام کو بھی اپنے مکانات پر پرچم لہرانے کی اجازت ہوگی۔ لاہور میں فوجی پریڈیں ہوں گی۔

ملاوٹی اشیائے خوردنی کے متعلق

آرڈی نینس جاری کر دیا گیا

لاہور ۱۲ مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان نے اشیائے خوردنی میں مضر صحت آمیزش کے سدِباب کے لئے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ جس کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ آئندہ جو شخص ملاوٹی اشیائے خوردنی کا کاروبار کرے گا۔ اسے پہلے جرم پر ایک سال تک قید و جرمانہ اور دوسرے جرم پر دو سال تک قید و جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

آرڈی ننس میں مزید قرار دیا گیا ہے۔ کہ دوسرے جرم کی صورت میں سزائے قید تین ماہ سے کم نہیں ہوگی۔ اور اگر کوئی عدالت اس سے کم سزا دے گی تو اس نرم سزا کی خاص وجوہ کا تحریری فیصلہ میں ذکر کیا جائے گا۔

حکومتِ مغربی پاکستان نے اس آرڈی ننس کے ذریعہ صوبہ کے مختلف علاقوں میں اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے سدباب کے لئے نافذ شدہ قوانین کو یکجا کیا ہے۔ اور اس بنا پر پنجاب پیور فوڈ ایکٹ ۱۹۲۹ء اور بعض دوسرے قوانین منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ اس آرڈی ننس میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کھلا بناسپتی گھی فروخت کرے گا یا غیر مناسب جگہ پر گھی کی فیکٹری قائم کرے گا یا پبلک انالسٹ کے سرٹیفکیٹ کو بطور اشتہار استعمال کرے گا تو اسے ایک سال تک قید و جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

پاکستان اور بھارت کی مشترکہ منڈی

نئی دہلی ۱۲ مارچ، پاکستان اور بھارت کے تجارتی معاہدے کے سلسلے میں نئی دہلی میں جو بات چیت ہونے والی ہے خیال ہے کہ اس میں بھارتی وفد کی طرف سے دونوں ملکوں کی متوازن تجارتی ترقی کے لئے ایک مشترکہ غلہ منڈی کی تجویز پیش کی جائے گی۔ مسٹر حفیظ الرحمن وزیر تجارت پاکستان چودہ مارچ کو نئی دہلی پہنچنے والے ہیں۔

تنخواہیں عید سے پہلے ملیں گی

لاہور ۱۲ مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان نے اپنے مسلمان ملازمین کو عیدالفطر سے پہلے مارچ کی تنخواہیں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی حکومت کے ایسے ملازمین جن کی تنخواہیں پانچ سو یا اس سے کم ہیں ۲۶ مارچ کو تنخواہیں حاصل کر سکیں گے۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ صوبائی حکومت کے تنخواہ پانے والے مسلمان ملازم عیدالفطر کی تقریب شایان شان طریقے سے منا سکیں۔

گمشدہ اٹیچی کیس

میں نے ۹-۳-۶۰ کو قریباً ۴½ بجے شام یونائیٹڈ بس میں لاہور سے سرگودھا کا سفر کیا اور اپنا اٹیچی کیس سیٹ کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ خود اگلی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ سرگودھا پہنچنے پر اٹیچی کیس نہیں ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سواری غلطی سے لے کر اتر گئی ہے۔ جن صاحب کے پاس یہ اٹیچی کیس ہو۔ مہربانی فرما کر مجھے حسب ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔
عبد الرزاق مینجر راجپوت بس سروس گروپ بی سرگودھا

درخواست دعا

مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی حاجی شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ آف یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا تاحال پتھری کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب رمضان کے مبارک ایام میں خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔
آمین اللّٰھم آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶